Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
ٹیلیفون: ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶/۷۱ | منگل ۴ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ ۹ تبلیغ ۱۳۶۱ہش ۹ فروری ۱۹۸۲ء | نمبر ۳۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ تبلیغ / صلح - سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو محض اپنے فضل سے ہمیشہ صحت و سلامتی اور خوشحالی سے رکھے۔ آپ کو معجزانہ کامیابیاں عطا کرے اور ہر گام پر اپنے فرشتوں کے لشکر کی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔

خصوصی درخواست دُعا

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بلڈ پریشر میں یکایک کمی اور زیادتی ہونے کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ کل رات غسل خانے جانے کے لیے اُٹھیں تھیں کہ بیہوش ہوگئیں۔ خادمہ نے تھام لیا اور یوں گرنے سے محفوظ رہیں۔ اب ڈاکٹر نے مکمل آرام کا کہا ہے۔ ہلنے جلنے سے بھی منع کر دیا گیا ہے۔

احباب کرام سے التماس ہے کہ حضرت سیدہ موصوفہ کے مبارک اور بابرکت وجود کی صحت اور سلامتی کے لیے خاص توجہ عاجزی اور زاری سے دعائیں کریں اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کامل عطا کرے اور لمبی بابرکت عمر سے نوازے۔ آمین

• محترم سید مختار احمد صاحب ہاشمی کارکن نظارت خدمت درویشاں بائیں جانب فالج کے حملے کے بعد سے علیل چلے آرہے ہیں۔ طبیعت میں معمولی بہتری ہوئی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس مخلص خادم سلسلہ کی جلد صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لیے دعائیں فرمائیں۔ تا اللہ تعالیٰ مقبول خدمت دین کی مزید سعادت عطا کرے آمین

نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کے ۳۲ ویں جلسہ سالانہ میں دس ہزار احباب کی شرکت

ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات کے ذریعے تینوں روز نمایاں چرچا

بینن اور ٹوگو سے بھی وفود شامل ہوئے، دُعاؤں اور عبادات کا روح پرور ماحول

لیگوس (نائیجیریا): جماعت احمدیہ نائیجیریا کے ۳۲ ویں جلسہ سالانہ میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال ایک اندازے کے مطابق آٹھ سے دس ہزار مخلصین احمدیت شامل ہوئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

یہ جلسہ سالانہ لیگوس سے ابیو کوٹا جانے والی سڑک پر واقع احمدیہ کالونی میں ۲۵، ۲۶، ۲۷ دسمبر کو منعقد ہوا۔ یہ تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں کے طفیل اتنی زیادہ ہے کہ ابھی سے یہ فکر ہے اگلے سال سے ہی یہ جگہ کم ہو جائے گی۔ اور کوئی اور وسیع جگہ تلاش کرنی پڑے گی۔

مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کانو مکرم منیر احمد صاحب بسمل کی وکالت تبشیر ربوہ کے توسط سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق امسال جلسہ سالانہ غیر معمولی طور پر کامیاب رہا۔ اس جلسہ کی خاص بات سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام تھا جو بذریعہ تار موصول ہوا۔ اور افتتاحی اجلاس میں مکرم الحاج اے۔ وائی۔ اے الاموتو صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ حضور ایدہ اللہ کے پیغام کے علاوہ مکرم وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید ربوہ، نائب صدر نائیجیریا مکرم ڈاکٹر الیکس ایکوبکے، باؤچی سٹیٹ کے گورنر الحاجی تا تاری علی صاحب نے بھی پیغامات ارسال کئے جو افتتاحی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کے بعد پڑھ کر سنائے گئے۔

جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کے لئے کئی شعبے بنائے گئے تھے جن میں شعبہ خوراک، آب رسانی، سلائی، رہائش، جلسہ گاہ سٹیج، تلقین عمل اور روشنی کے شعبے شامل ہیں۔

کھانے کا انتظام امسال نو حصوں میں تقسیم تھا یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ کھانے کا سارا انتظام مستورات کے سپرد ہوتا ہے جسے وہ کئی سالوں سے بطریق احسن ادا کر رہی ہیں امسال بھی کھانا پکانے کا سارا کام مستورات نے نہایت اچھے طریق پر ادا کیا۔

افتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس جمعہ کے روز صبح ساڑھے نو بجے تلاوت قرآن کریم سے محترم جسٹس اے آر۔ بکری صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت کے بعد محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج نائیجیریا، مکرم الحاجی عبدالعزیز ابیولا صاحب نیشنل پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا نے دیگر معزز مہمانوں کے ہمراہ نارتھ کے خدام کی طرف سے پیش کئے گئے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ جس کے بعد نائیجیریا کا قومی جھنڈا اور لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ اس دوران تمام حاضرین لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرتے رہے۔ بعد ازاں محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد کی افتتاحی تقریر سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ اس جلسے میں جن مقررین نے تقاریر کیں۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

مکرم الحاج ایم ایم میشانو صاحب آف باؤچی۔ عنوان: "نوجوانوں پر مذہب کا اثر"۔ الحاج اے آر بساری صاحب سرکٹ چیئرمین ابادان سرکٹ نے یوروبا زبان میں، مکرم عزیز اوہیمز آف بینن سٹی۔ عنوان: "اخلاقی اقدار کی اہمیت"۔ الفا اے۔ ایل اے اولووا صاحب نے یوروبا زبان میں، عنوان: "تبلیغی کام کے لئے عزم و ہمت کی ضرورت"۔ مکرم ناصر صاحب (جو ہمسایہ ملک بینن سے آئے تھے)۔ عنوان: "میں احمدی کیسے ہوا؟"۔ مکرم منیر احمد صاحب بسمل۔ "برکات خلافت"۔ مکرم ایم اے ایوانی وونڈا صاحب، عنوان "اسلام اور عیسائیت کا موازنہ"۔ مکرم الفا ایس بی گیوا صاحب، عنوان: "روحانی اقدار کی اہمیت"۔ مکرم شمشیر احمد سوکیہ صاحب مبلغ بینن، عنوان "مملکت بینن میں احمدیت"۔ مکرم الحاج انوا محمد صاحب سرکٹ چیئرمین جماعت ہائے شمالی نے ہاؤسا زبان میں، عنوان: "شمالی ریاستوں میں احمدیت کا مستقبل"۔ مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول، عنوان: "ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا دورہ نائیجیریا"۔ طلباء احمدیہ مشنری کالج الارو عربی زبان میں مکالمہ اور یوروبا زبان میں تقاریر، مکرم ڈاکٹر ساکا صاحب، عنوان: "اسلام میں تعلیم کی اہمیت"۔ مکرم الحاج ایم ایم جیبو صاحب عنوان، "مسیح کی صلیب سے نجات"۔

(باقی صفحہ پر)

جماعت احمدیہ لاہور کا

جلسہ یوم مصلح موعود

مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۸۲ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ دارالذکر میں منعقد ہوگا۔ مرکز سے علماء کرام تشریف لا کر اس عظیم الشان نشان کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالیں گے۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری بھی متوقع ہے

تمام احباب سے اس مبارک جلسہ میں شرکت کی پُرزور درخواست ہے۔

(ملک عبداللطیف شکوہی
سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ لاہور)

جماعت احمدیہ کی ترسٹھویں ۶۳ مجلسِ مشاورت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی ترسٹھویں ۶۳ مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ امان / مارچ ۱۹۸۲ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

۹ تبلیغ ۱۳۶۱ ہش

خدا کی نگاہ میں ایک نہایت افسوسناک امر

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک نہایت ہی افسوسناک امر کی نشان دہی کی ہے اور وہ یہ ہے کہ اُس کا مبعوث کردہ کوئی ایک مامور بھی ایسا نہیں گزرا کہ جسے لوگوں نے اُس کے دعویٰ ماموریت کے ساتھ ہی فوراً قبول کر لیا ہو اور اس کا مذاق اڑا اڑا کر اُس کے ساتھ تحقیر آمیز سلوک روا نہ رکھا ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ اس افسوسناک امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ (یٰسٓ آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ ہائے افسوس! (انکار کی طرف مائل) بندوں پر کہ جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں (اور تمسخر اڑانے لگتے ہیں)

اس سے ظاہر ہے کہ بلا استثناء تمام مامورین الٰہی کا ان کے زمانہ کے لوگوں نے مذاق اڑایا ان کے ساتھ حقارت آمیز سلوک روا رکھا۔ اس امر پر افسوس کا اظہار اللہ تعالیٰ نے اس لئے کیا کہ اللہ تعالیٰ مامورین الٰہی کے ذریعہ انہیں ہدایت کا راستہ دکھانا چاہتا تھا لیکن ہدایت کی طرف تو وہ آتے نہ تھے بلکہ مامورین الٰہی کا مذاق اڑا کر وہ اپنے آپ کو قہر الٰہی کا نشانہ بنا لیتے تھے۔ اس کی وجہ یہ کہ اللہ تعالیٰ مامورین الٰہی کو قبول کرنے سے لوگوں کے محض انکار کی بنا پر انہیں اس دنیا میں عذاب کا مورد نہیں بناتا۔ اس کی بازپرس وہ ان سے اگلے جہان میں کرے گا۔ لیکن مامورین الٰہی کے ساتھ استہزا اور ان کی تحقیر و تذلیل خدا تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں۔ جب لوگ ان کا مذاق اڑاتے ہیں اور ان کی تحقیر و تذلیل کے مرتکب ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ اسی دنیا میں ان پر گرفت کرتا ہے اور انہیں اس تمسخر اور تحقیر و تذلیل کا مزا چکھاتا ہے۔ اس لئے اس نے ساتھ ہی مزید فرمایا:۔

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝ وَإِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝ (یٰسٓ آیت ۳۲، ۳۳)

ترجمہ:۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے ہم (تمسخر و استہزاء کے نتیجہ میں) کتنی بستیوں کو ہلاک کر چکے ہیں (اور یہ بھی کہ جن کو ہلاک کیا گیا تھا) وہ ان کی طرف کبھی واپس نہیں لوٹتے۔ اور وہ سب کے سب اکٹھے کر کے ہمارے حضور حاضر کئے جائیں گے۔

اس امر کا اللہ تعالیٰ نے اس لئے قرآن مجید میں ذکر کیا کہ کفار مکہ نے بھی مامورین الٰہی کے گذشتہ منکرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والوں کے ساتھ انتہائی استہزاء اور تمسخر کا سلوک کیا اور انہیں اذیتیں پہنچانے اور انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ خدا تعالیٰ نے سابقہ انبیاء کے ساتھ استہزاء کا سلوک روا رکھنے والوں کے انجام کا ذکر کر کے باور کرایا کہ کفار مکہ کا خود اپنی کرتوتوں کی وجہ سے ایسا ہی انجام ہوگا اور وہ کمزور و بے بضاعت مومن جن کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور جنہیں تحقیر کی نظر سے دیکھا جاتا ہے بالآخر غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہونگے، اُس وقت وہ اس پوزیشن میں ہوں گے کہ ان استہزا کرنے والوں پر ہنسیں۔ چنانچہ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو ذہن نشین کرنے کے لئے فرمایا:۔

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ۝ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ۝ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ۝ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ۝ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ۝ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ۝ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ۝ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝

(المطففین آیات ۳۰ تا ۳۷)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو مجرم ہوئے، یقیناً مومنوں سے ہنسی (ٹھٹھا) کیا کرتے تھے اور جب ان کے پاس سے گزرتے تھے تو ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارے کیا کرتے تھے اور جب اپنے گھروں کی طرف لوٹتے تھے تو (مومنوں کے خلاف) خوب باتیں بناتے ہوئے لوٹتے تھے، اور جب بھی انہیں دیکھتے تھے تو کہتے تھے یہ لوگ تو بالکل گمراہ ہیں اور حق یہ ہے کہ وہ ان پر (یعنی مومنوں پر) نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ پس جو ایمان لائے وہ اس دن کفار پر ہنسیں گے۔ چھپر کھٹوں پر بیٹھے ہوئے (ان کا حال) دیکھ رہے ہوں گے اور (آپس میں کہیں گے کہ) کیا منکروں کو جو کچھ وہ کیا کرتے تھے (اس کا) پورا بدلہ ملا (یا نہیں؟)

ان آیات سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور پسندیدہ لوگوں کے ساتھ استہزاء خدا تعالیٰ کو ازحد ناپسند ہے۔ جو لوگ اس قبیح فعل کے مرتکب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اسی دنیا میں پکڑتا ہے اور سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑتا اور جب اس کا غضب بھڑکتا ہے تو وہ انہیں عبرتناک سزا دیتا ہے۔ عافیت اسی میں ہے کہ اگر انسان کا دل کسی صداقت کے بارہ میں مطمئن نہ ہو تو وہ بے شک اسے قبول نہ کرے لیکن تمسخر و استہزاء اور تحقیر و تذلیل کا کبھی مرتکب نہ ہو کیونکہ اس کی سزا بہت ہی عبرت انگیز ہے اور اسی دنیا میں مل کر رہتی ہے اسی لئے سیدنا حضرت اقدس نے ہمیں بطور خاص یہ نصیحت فرمائی اور ہمارے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ ہم کبھی کسی کے ساتھ (خواہ کتنا ہی استہزاء سے پیش آئے یا گالیاں دے) جواباً بھی تمسخر اور استہزاء کا سلوک روا نہ رکھیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے قدسی صفات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حسن اخلاق کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ مثال کے طور پر آپ نے ۲۸ دسمبر ۱۸۹۷ء کو جلسہ سالانہ میں تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں کیونکہ الاستقامت فوق الکرامت مشہور ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی ان پر سختی کرے تو حتی الوسع اس کا جواب نرمی اور ملاطفت سے دیں۔ تشدد اور جبر کی ضرورت انتقامی طور پر بھی نہ پڑنے دیں۔

انسان میں نفس بھی ہے اور اس کی تین قسمیں ہیں امارہ۔ لوامہ۔ مطمئنہ۔ امارہ کی حالت میں انسان جذبات اور بے جا جوشوں کو سنبھال نہیں سکتا اور اندازہ سے نکل جاتا اور اخلاقی حالت سے گر جاتا ہے۔ مگر لوامہ میں سنبھال لیتا ہے۔ مجھے ایک حکایت یاد آئی جو سعدی نے بوستاں میں لکھی ہے کہ ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا۔ گھر آیا تو گھر والوں نے دیکھا کہ اسے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ ایک بھولی بھالی چھوٹی لڑکی بھی تھی، وہ بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اس نے جواب دیا بیٹی انسان سے کتپن نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے انسان کو چاہیئے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے، نہیں تو وہی کتپن کی مثال صادق آئے گی۔

خدا کے مقربین کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بُری طرح ستایا گیا، مگر ان کو اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ کا ہی خطاب ہوا خود انسان کامل ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت بُری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں، بدزبانی، اور شوخیاں کی گئیں مگر اس خلق مجسم ذات نے اس کے مقابلہ کے لئے کیا کیا؟ ان کے لئے دعا کی اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح و سلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضورؐ کے مخالف آپؐ کی عزت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل و خوار ہو کر آپؐ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔ غرض یہ صفت لوامہ کی ہے کہ انسان کشمکش میں بھی اصلاح کر لیتا ہے۔ روزمرہ کی بات ہے اگر کوئی جاہل یا اوباش گالی دے یا کوئی شرارت کرے جس قدر اس سے اعراض کرو گے اسی قدر عزت بچا لو گے۔ اور جس قدر اس سے مٹھ بھیڑ اور مقابلہ کرو گے تباہ ہو جاؤ گے اور ذلت خرید لو گے۔

نفس مطمئنہ کی حالت میں انسان کا ملکہ حسنات اور خیرات ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا اور ماسوی اللہ سے بکلی انقطاع کر لیتا ہے۔ وہ دنیا میں چلتا پھرتا اور دنیا والوں سے ملتا جلتا ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ یہاں نہیں ہوتا وہ جہاں ہوتا ہے وہ دنیا اور ہی ہوتی ہے وہاں کا آسمان اور زمین اور ہوتی ہے"۔ (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء بحوالہ ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۰۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حَیَاۃُ الْاٰخِرَۃ

قسط اوّل

تقریر کرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری برموقع جلسہ سالانہ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۱ء

آج مجھے ایک ایسے عالم کے بارے میں عرض کرنا ہے جسے آج تک نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی دل میں اس کا خیال گزرا۔ ایک ایسی کائنات کا حدود اربعہ بیان کرنا ہے جس کی وسعتوں کا کوئی اندازہ نہیں اور ایک ایسی مملکت کے رہنے والوں کے خدوخال کی تصویر کھینچنی ہے جہاں عمل تو ہوگا مگر ناکامی نہیں ہوگی۔ جہاں زندگی تو ہوگی مگر موت نہیں ہوگی اور جہاں ترقیات کے لامتناہی دروازے کھلے ہوں گے اور جس میں قدم رکھنے کے بعد انسان آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا اور اس کی منزل کبھی ختم نہیں ہوگی میری مراد عالم آخرت سے ہے۔

ہر مذہب نے اس مضمون پر کسی نہ کسی رنگ میں بحث کی ہے اور اس عقیدہ کو اپنی ایمانیات کا جزو قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قریباً ہر مذہب و ملت کے لوگ اپنے مُردوں کا احترام کرتے اور انہیں عزت اور تعظیم کے ساتھ دفن کرتے ہیں اور اسی طرح قبور کی بھی حفاظت اور تکریم کی جاتی ہے حتیٰ کہ ان مذاہب کے لوگ بھی جن میں مُردوں کو جلانے کی رسم پائی جاتی ہے اپنے بزرگوں کی لاشوں کو یا اُن کے آثار کو محفوظ کر لیتے ہیں۔ اگر ان کے نزدیک بعث بعد الموت کی قسم کی کوئی چیز نہ ہوتی اور یہی زندگی انسان کا منتہیٰ ہوتی تو مردوں کی تعظیم و تکریم کی چنداں ضرورت نہ تھی بالخصوص جبکہ یہ حقیقت ہے کہ ہر مُردہ جسم مٹی میں مل کر ہمیشہ کے لئے فنا ہو جاتا ہے۔

غرض ہر مذہب و ملت کو اعتراف ہے کہ انسان کا جسم اگرچہ فانی ہے مگر انسان بحیثیت فانی نہیں اور کسی نہ کسی شکل میں اس کا وجود قائم رہتا ہے بلکہ مادہ پرست لوگ جن کے نزدیک یہی مادی دنیا سب کچھ ہے اور اس کے علاوہ اور زندگی یا کوئی اور عالم نہیں بھی اس امر کے قائل ہوتے نظر آتے ہیں کہ اس مادی زندگی کے علاوہ ضرور ایک ایسی زندگی بھی ہے جس پر انسان کا اپنا کوئی تصرف نہیں اور جس کی قوانین ظاہریہ کی رُو سے کوئی تعبیر یا توجیہ نہیں کی جا سکتی۔

حیاۃِ آخرت پر بحث کیوں ضروری ہے

اس سلسلہ میں پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخرت کی زندگی کے وجود اور عدم وجود پر بحث کیوں ضروری ہے۔ کیوں نہ سمجھ لیا جائے کہ یہی زندگی انسان کا اوڑھنا اور بچھونا ہے۔ یہی اس کا اوّل و آخر ہے یہیں سے اس کی زندگی کا آغاز ہوتا اور یہیں اُس کا اختتام ہو جاتا ہے۔

بات یہ ہے کہ اگر آخرت کے وجود کو تسلیم نہ کیا جائے اور اسی مادی زندگی کو انسانی زندگی کی ابتداء اور انتہا تصوّر کر لیا جائے تو انسان کا مقصدِ حیات بلکہ کائنات کا وجود ہی عبث ہو کر رہ جاتا ہے۔

فطرت کی پکار

خود انسان کی فطرت بھی اس خیال کو دھکے دیتی ہے انسان جو اشرف المخلوقات ہونے کے باعث اس کائنات کا نقطۂ مرکزی ہے۔ اُسے ہرگز اس لئے نہیں پیدا کیا گیا کہ وہ چند سال کھائے پیئے اور پھر ہمیشہ کے لئے ختم ہو کر رہ جائے۔ اُسے عقل اور جذبات کی دولت اس لئے نہیں عطا کی گئی کہ وہ اسے غلط یا صحیح جس رنگ میں چاہے استعمال کر کے اپنے لئے اور دوسروں کے لئے ہلاکت کا سامان پیدا کرے اور اس سے کوئی مواخذہ کرنے والا نہ ہو یا اپنے لئے اور دوسروں کے لئے تعیش کا سامان پیدا کرے اور اس سے کوئی باز پرس کرنے والا نہ ہو۔

آخر کتنے ہی انسان ہیں جو اپنے قویٰ اور صلاحیتوں کو غلط استعمال کرنے کے بعد بلا مواخذہ اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے ظالم انسان اور جابر بادشاہ دنیا میں پیدا ہوئے جن کے ایک ایک اشارے پر ہزاروں اور لاکھوں بے گناہ انسانوں کا خون کیا گیا مگر وہ بڑی شان کے ساتھ زندہ رہے اور بڑی عزت کے ساتھ رخصت ہوئے۔ بڑے بڑے چور اور ڈاکو بیسیوں گھرانوں کو لوٹ کر اور درجنوں معصوموں کا خون بہا کر لاپتہ ہو جاتے ہیں اور انکا کوئی سراغ نہیں ملتا انہیں کوئی سزا نہیں ملتی اور اگر کسی شخص کو سزا مل بھی جائے تو جس نے خود بیسیوں زندگیوں کا خاتمہ کیا ہوگا اُسے اپنی سزا کا صرف بیسواں حصہ ملا۔ اس سے زیادہ نہ اس زندگی میں ممکن ہے اور نہ مقصود ہے۔

پھر ان نیک لوگوں کو کیا صلہ ملا جنہوں نے اپنی ساری کی ساری زندگیاں انسانوں کی بھلائی کے لئے صرف کر دیں۔ اُن سائنسدانوں کو کیا حاصل ہوا جنہوں نے رات دن کی کاوشوں سے انسانیت کے بڑے حصہ کو فیض پہنچایا۔ اُس ماں کو کیا اجر ملا جس نے ایک بچے کی خاطر اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ قربان کر دیا اور اس باپ کو کیا حاصل ہوا جس نے اپنے خون کا ایک ایک قطرہ اپنی اولاد کی بھلائی اور بہتری میں صرف کیا۔

انسان کا دل اس تصوّر سے کانپ اٹھتا ہے کہ یہ ساری قربانیاں، یہ دن رات کی کاوشیں اور انسان کی انسان کو سُکھ پہنچانے اور دکھی انسانوں کو دُکھ درد سے نجات دینے کی تمام تر کوششیں رائیگاں جائیں گی اور ان کا کوئی نتیجہ مرتب نہیں ہوگا۔

یہ فطرت کی پکار ہے جو اپنا جواب مانگتی ہے یہ انسانی فطرت ایک آواز ہے جو اُس کے دل و دماغ سے نکل کر ہر ذی شعور انسان سے پوچھ رہی ہے کہ ایسا کیوں ہوگا؟ کیوں کوئی ایسی ہستی نہیں جس کے سامنے ہر انسان اپنے اعمال کا جواب دیگا کیوں کوئی ایسی دنیا نہیں جہاں پر نیکی اور بدی کا حساب چکایا جائے گا جہاں پر ظالم کو اپنے ظلم کی سزا اور نیک کو اپنی نیکی کا اجر ملے گا۔

مادہ پرست یورپ کا فلسفی اس کا جواب نہیں دے سکتا مگر آسمان سے اُتری ہوئی کتاب اس کا جواب دیتی ہے۔ فرمایا

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝

(المؤمنون: ۱۱۶ تا ۱۱۷)

اے انسان! یہ تم نے کیسے سمجھ لیا کہ تمہیں پیدا کر کے یونہی بیکار چھوڑ دیا گیا ہے اور تم سے کوئی حساب کتاب نہیں لیا جائے گا تم عنقریب ایک سچے بادشاہ کے حضور حاضر کئے جاؤ گے اور وہ تمہیں تمہارے سارے نیک اعمال کی جزا اور تمہارے بداعمال کی سزا دے گا۔ وہ زبردست طاقتوں والا بادشاہ ہے۔ کوئی اُسے سزا یا جزا دینے سے روک نہیں سکتا۔ عموماً بادشاہوں سے لوگ ڈرا کرتے ہیں اور انکے سامنے آنے سے گھبراتے ہیں مگر فرمایا۔ وہ اس قدر کریم اور مہربان ہے کہ نیک شخص کو اُسکے پاس جانے میں کوئی خوف یا خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہیئے۔

پیدائش عالم کی غرض

یہ دلیل سننے پر پوچھنے والے پوچھتے ہیں کہ یہ تو مانا کہ ایک ایسا عالم موجود ہونا چاہیئے جہاں پر انسان کو اس کے نیک یا بد اعمال کا بدلہ دیا جائے مگر یہ تو بتاؤ کہ اس دنیا کو پیدا ہی کیوں کیا گیا۔ یہ کائنات کیوں بنائی گئی۔ یہ لیل و نہار کا سلسلہ کیوں شروع کیا گیا اور یہ زندگی کیوں معرضِ وجود میں لائی گئی۔ ایسی زندگی جہاں ظلم و ستم بھی ہوتا ہے فساد ہوتا ہے ناحق خون بہایا جاتا ہے اور صبح و شام انسانی امن کو برباد کرنے کے منصوبے تیار کئے جاتے ہیں۔

دراصل یہ سوال فرشتوں نے اپنی لاعلمی کی بناء پر اُسی وقت کر دیا تھا جب انہیں انسان کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی۔ اُس وقت تو انہیں ایک مجمل جواب دے کر خالقِ کائنات نے خاموش کرا دیا۔ فرمایا۔

اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

کہ بہتر ہے تم خاموش رہو۔ تمہیں کیا معلوم کہ میں یہ زندگی کیوں پیدا کرنے لگا ہوں۔ لیکن آدم ثانی کی پیدائش کے وقت جبکہ وہ مقصدِ عظیم بہت حد تک پورا ہو چکا تھا اس کا مفصل جواب دیا گیا اور ان انسانوں کی زبان سے دیا جو تخلیقِ کائنات کا مقصود تھے یعنی وہ اُولوا الالباب جو زمین و آسمان کی پیدائش پر غور کر کے اپنی عقل کی بناء پر اس نتیجے پر پہنچ چکے تھے کہ

مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا

اس دنیا کو ہرگز بلا مقصد پیدا نہیں کیا گیا۔

آیئے! ذرا ہم بھی دیکھیں کہ وہ کیونکر اس نتیجے پر پہنچے۔ سائنس کے نزدیک یہ ساری کی ساری کائنات ۹۲ عناصر ۹۲ مختلف قسم کے ذرات سے عبارت ہے اُن میں سے ہر ذرہ جسے اصطلاح میں ایٹم (ATOM) کہا جاتا ہے اور جو اتنا باریک ہے کہ ایک اعلیٰ سے اعلیٰ خوردبین سے بھی نظر نہیں آسکتا کائنات کے نظام شمسی کی طرح اپنے اندر ایک اعلیٰ درجہ کا نظام رکھتا ہے یعنی جس طرح سورج ہوتا ہے اور اس کے گرد متعدد سیارے اپنے مداروں میں حرکت کر رہے ہوتے ہیں اسی طرح اس ذرے کا بھی ایک مرکز یا مرکزہ (NUCLEUS) ہے اور اس کے گرد کچھ اور اس سے بھی زیادہ باریک ذرات (ELECTRON) مختلف مداروں میں حرکت کر رہے ہیں۔ ہر عنصر کا نظام شمسی دوسرے عناصر سے مختلف ہے یعنی ہر عنصر کے ایٹم میں اس کے مرکز کے گرد گھومنے والے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان باریک ذرات کی ایک معین تعداد اور ترتیب پائی جاتی ہے جو ہر دوسرے عنصر سے مختلف ہے۔ اسی اختلاف سے عناصر اور ان کے خواص کا اختلاف پیدا ہوا ہے۔ اور یہ اختلاف اتنا عظیم الشان اور محکم ہے کہ اس میں خالق کائنات کی قادرانہ تجلی کا جلوہ نظر آتا ہے ایک ایک ذرے کے فرق سے عناصر بنتے چلے گئے ہیں۔ ان کے خواص بدلتے چلے گئے ہیں اور ان کی بنیادی حقیقتوں میں تبدیلی آتی چلی گئی ہے۔ مثلاً آکسیجن اور نائٹروجن دو ایسی گیسیں ہیں کہ ایک آگ کو جلاتی ہے اور دوسری آگ کو بجھاتی ہے۔ ایک میں انسان کے تنفس کو جاری رکھنے کی صلاحیت ہے اور دوسری اس کے تنفس کو بند کرنے کی خاصیت اپنے اندر رکھتی ہے۔ ان دونوں گیسوں میں فرق صرف ایک باریک ذرے کا ہے یعنی نائٹروجن کے ایٹم کے اندر سات باریک ذرات اور آکسیجن کے ایٹم کے اندر آٹھ باریک ذرات اپنے اپنے مرکز کے گرد گردش کرتے ہیں اور یہ ذرہ (الیکٹران) اتنا باریک ہے کہ اسے ذرہ کہنا بھی بہت بڑا مبالغہ کرنا ہے۔ اب انسان کے بس کی بات نہیں کہ اس ایک ذرے کو آگے پیچھے کر سکے اور نہ ہی سائنسدان آج تک معلوم کر سکے ہیں کہ ایک باریک ذرہ کیونکر اتنا بڑا فرق پیدا کر سکتا ہے۔ یہی حال باقی سب عناصر کا ہے۔

پھر یہ بھی معلوم کیا گیا ہے کہ اس باریک ذرے کے اندر جسے ایٹم کہا جاتا ہے ایک بے پناہ طاقت مخفی ہے۔ اگر اس کے اندرونی ذرات میں سے کسی ایک ذرہ کو بھی چھیڑنے کی کوشش کی جائے تو اس عمل میں اتنی توانائی پیدا ہوتی ہے کہ انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔

جب پہلی بار انسان نے اس کا مشاہدہ کیا تو وہ ششدر اور خوفزدہ ہو کر رہ گیا بالکل اسی طرح جس طرح کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک بوتل میں بند ایک ننھے سے جن کو نکالا تھا مگر وہ بوتل میں سے نکلتے ہی ایک خوفناک صورت اختیار کر گیا اور پھر اسی انسان کو کھانے کے لئے دوڑا۔ اس شخص نے تو اپنی عقلمندی سے اسی جن کو پھر اسی بوتل میں بند کر دیا مگر آج کل کا مہذب انسان اس خوفناک توانائی کو ایٹم بموں اور نائٹروجن بموں کی صورت میں اپنے پاس جمع کر رہا ہے تاکہ وہ جب چاہے اس دنیا میں ہلاکت اور خونریزی کا طوفان برپا کر سکے۔ غالباً یہی وہ خوف تھا جس کا تصور کر کے فرشتوں نے آدم اوّل کی پیدائش کے وقت کہا تھا۔

اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ

(البقرہ ۱- ۳۱)

کہ اے اللہ اس زمین کے اندر ایسا انسان بنانے لگا ہے جو عناصر کے اندر گڑبڑ کر کے اس کے اندر مستور بے پناہ طاقتوں کا پتہ لگائے گا اور پھر ایسی خونریزی مچائے گا کہ تیری مخلوق تجھ سے پناہ مانگنے لگے گی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے پتہ ہے وہ ایسا کرے گا لیکن دوسری طرف اسی آدم کی نسل سے میرے کچھ بندے بھی پیدا ہوں گے۔ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (العمران: ۱۹۲)

جو دن رات اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے میری اس کائنات کے اندر میری قدرت کے جلوے دیکھ دیکھ کر پکار اٹھیں گے کہ

مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا

اے خالق ارض و سماء۔ تو نے یہ سب کچھ ہرگز بلا مقصد پیدا نہیں کیا اور پھر ان بدبختوں کو جو اس کا غلط استعمال کر رہے ہوں گے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر بتائیں گے کہ اے نادانو! کچھ تو عقل سے کام لو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اتنی بڑی کائنات اور اس کے اندر یہ مخفی طاقتیں تمہارے ان غلط مقاصد کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ وہ نادان تو سمجھیں گے یا نہیں البتہ میرے یہ نیکوکار بندے ضرور سمجھ جائیں گے کہ قادر و حکیم خدا کی شان سے بعید تھا کہ وہ اس منظم اور پرحکمت کائنات کو بغیر کسی خاص مقصد کے پیدا کرتا۔ ان کی زبان پر صرف ایک ہی نعرہ ہوگا سُبْحٰنَكَ اور پھر وہ پکار پکار کر میرے حضور دعا کرتے رہیں گے کہ اے اللہ تو اس آگ سے ہمیں بچا لے جو تیرے ان ناسمجھ بندوں نے دنیا کو تباہ کرنے کے لئے تیار کر رکھی ہے۔

پس جو کائنات اتنا لطیف اور محکم نظام اپنے اندر رکھتی ہے کہ ایک باریک باریک ذرے کے فرق سے حقائق الاشیاء بدلتی چلی گئی ہیں اور جس کے باریک ترین ذروں کے اندر اتنی خوفناک طاقت پنہاں ہے کہ انکو ذرا سا چھیڑنے پر پوری کائنات کے درہم برہم ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے وہ یقیناً ایک عظیم مقصد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ وہ مقصدِ عظیم کیا ہے؟ اس کا جواب یہ دیا کہ

اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ (یونس ۱- ۵)

یعنی اس نے اس کائنات کو اس لئے پیدا کیا کہ انسان اس کائنات کے بنانے والے صانع حقیقی کی تلاش کرے اور پھر اس کائنات کے اندر اور خود اپنے وجود کے اندر مخفی بے پناہ طاقتوں اور صلاحیتوں کو صحیح رنگ میں استعمال کرنے کے بعد ان حقیقی اور لازوال نعمتوں کا اپنے آپ کو حقدار بنائے جو اس نے اس کے لئے تیار کر رکھی ہیں۔ وہ نعمتیں اس عالم میں نہیں مل سکتیں۔ اس کے لئے اس نے ایک اور عالم تیار کر رکھا ہے، لیکن اس عالم میں جانے کے لئے جیسے ایک بچے کی پیدائش ہوتی ہے کہ پہلے وہ رحم مادر میں پرورش پا کر اپنے وجود کو دنیا کی لذات حاصل کرنے کے لئے تیار کرتا ہے اس طرح اسے اس عالم میں رہ کر اپنے آپ کو ایک اور لازوال زندگی کی ابدی نعمتوں اور لذات سے متمتع ہونے کے لئے تیار کرنا ہوگا۔

پس یہ عالم تیاری کا عالم ہے

اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ

اس کی ابتدائی پیدائش کا عالم ہے

ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر اسے ایک اور عالم میں لے جایا جائے گا۔

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ۔

جہاں اسے اپنی نیک کوششوں کا ایسا بدلہ دیا جائیگا کہ اس میں ذرہ بھر بھی کمی یا بیشی نہیں ہونے پائے گی۔

یہاں یہ ذکر نہیں فرمایا کہ برے اعمال کرنے والوں کو سزا بھی دی جائے گی کیونکہ اصل مقصد یہ بیان کرنا تھا کہ یہ دنیا پیدا کرنے کی غرض کیا تھی اور اس دنیا کی غرض کیا تھی اور اس دنیا کی غرض لازماً یہ نہیں تھی اور نہ ہے کہ انسان بداعمال کرے بلکہ یہ کہ انسان اپنی صلاحیتوں کو ایسے رنگ میں بروئے کار لائے کہ وہ اخروی انعامات کا وارث ہو سکے۔ ایسے ہی جیسے سکول بنانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ طالب علم تعلیم کی نعمت سے متمتع ہوں نہ یہ کہ فیل ہوں یا انہیں سزا ملے ہاں طالب علم فیل بھی ہوتے ہیں اور انہیں سزا بھی ملتی ہے مگر یہ اصل مقصود نہیں۔

انسانی اعمال کو ریکارڈ کرنیکا نظام الٰہی

اب اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو ایک بہت بڑے مقصد کے ماتحت پیدا کیا اور اور وہ مقصد یہ ہے کہ انسان ایک اور پائیدار اور ابدی زندگی کے لئے اور اس کی نعمتوں کا وارث بننے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرے تو ضروری ہوگا کہ اس کے اعمال کا مکمل ریکارڈ بھی رکھا جائے۔ اس کے لئے اس خالق حقیقی نے کیا انتظام کر رکھا ہے؟ اس میں سے کچھ اعمال ایسے ہوتے ہیں جو دوسرے لوگوں کی موجودگی میں کئے جاتے ہیں لیکن کچھ اعمال پوشیدہ کئے جاتے ہیں پھر کچھ اعمال نیک نیت سے کئے جاتے ہیں کچھ بری نیت سے کچھ عمل اور محنت ہاتھ سے کی جاتی ہے اور کچھ دماغ سے۔ تو ان سب کوششوں اور کاوشوں کا کیسے ریکارڈ رکھا جائے گا۔ جو لوگ قیامت کا انکار کرتے ہیں چونکہ ان کی نظر مادی ذرائع پر ہوتی ہے ان کے نزدیک یہ ممکن ہی نہیں کہ انسان کی ہر حرکت اور سکون کو محفوظ کیا جا سکے۔ اس کے جواب میں فرمایا:۔ كَلَّا۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔

تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ:

کیا تم اس وجہ سے یوم الدین کا انکار کر رہے ہو؟

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ

یاد رکھو ہم نے تمہارے اوپر محافظ مقرر کئے ہوئے ہیں۔

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ۔

وہ تمہارے ہر عمل، ہر حرکت و سکون بلکہ تمہارے دل کی ہر جنبش کا ریکارڈ رکھ رہے ہیں اور وہ اتنے معزز ہیں کہ انکو کسی قسم کا لالچ یا رشوت دیکر اس فریضہ کی سرانجام دہی سے باز نہیں رکھا جا سکتا۔

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ

انہیں تمہاری ایک ایک حرکت کا علم رہتا ہے یعنی ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی ریکارڈ ہونے سے رہ جائے۔ پھر فرمایا:

وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ (الجاثیہ ۲۳)

ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزا یا سزا دی جائے گی۔ یہاں زور کُلّ پر ہے یعنی کوئی شخص اس محاسبہ سے بچ نہیں سکے گا۔

گویا یہ ایک محکم نظام الٰہی ہے جو انسانی تصرف سے بہت بالا ایک خودکار روحانی مشین کے ذریعے انسان کے ہر قول اور فعل کو محفوظ کرتا چلا جاتا ہے اور اس سے انسان خواہ کتنا ہی بڑا اور معزز کیوں نہ ہو مستثنیٰ نہیں۔ اب تو سائنس نے بھی یہ راز دریافت کر لیا ہے کہ انسان کی ایک ایک حرکت اس کے دماغ کے باریک در باریک گوشوں میں محفوظ ہوتی چلی جاتی ہے اور اگر ایک خاص برقی آلہ اس کے دماغ کے مخصوص حصوں پر رکھا جائے، تو پرانی یادیں اور بیتے ہوئے نظارے بالکل یوں سامنے آ جاتے ہیں۔ گویا وہ اس کے سامنے واقعۃً ہو رہے ہیں۔

کوئی انسانی عمل ریکارڈ ہونے سے رہ جائیگا

پھر دنیا میں تو یوں بھی ہوتا ہے کہ ریکارڈ تیار کئے جاتے ہیں۔ بڑی حفاظت سے انہیں رکھا جاتا ہے بڑے بڑے قیمتی ریکارڈوں کو مرمر کر کے آہنی صندوقوں میں محفوظ کر لیا جاتا ہے مگر کسی ناگہانی یا آفاتی مصیبت کے باعث وہ تلف ہو جاتے ہیں اب کیا ایسا تو نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ انسانی اعمال کا جو ریکارڈ تیار کر رہا ہے وہ یا اس کا کوئی حصہ کسی وقت ضائع ہو جائے فرمایا:۔ اسکی بھی فکر کرنے کی ضرورت نہیں

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝ (ق: ۱۹)

انسان جو نہی کوئی لفظ منہ سے نکالتا ہے تو ایک بہت ماہر اور مشاق داروغہ جو اس کی حفاظت پر مقرر ہے اسکی نگرانی پر کھڑا ہو جاتا ہے اور کسی کی مجال نہیں کہ اس میں کچھ کمی بیشی کر سکے۔ گویا یوں سمجھئے کہ بڑے بڑے سپاہی ڈنڈے لیکر کھڑے ہیں جو اسبات کی نگرانی کر رہے ہیں کہ کوئی ایک لفظ یا کوئی ایک حرکت بھی ادھر ادھر ہونے نہ پائے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا ضروری اعلان

علمی تصانیف پر ساڑھے بارہ ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کی کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے اڑھائی اڑھائی ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام:۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفات الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ

دوسرا انعام:۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام:۔ تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ

چوتھا انعام:۔ اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود"۔ "نظام بیمہ"۔ "لیبر اور متعلقہ مسائل"۔ "تجارتی کمپنیوں کا نظام"۔ "انڈسٹری"۔ "بین الاقوامی تجارت" (ان مضامین پر اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا)۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام:۔ کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

۱۔ یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

۲۔ مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جاسکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔ البتہ خاص حالات میں استثنائی طور پر اس کے بعد بھی کوئی مقالہ قبول کیا جاسکے گا۔

۳۔ یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

۴۔ یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(الف) مسودہ کی دو مجلد کاپیاں داخل کی جائیں اور اس کی ایک نقل مؤلف اپنے پاس محفوظ رکھیں۔

(ب) مقالہ لکھنے سے پہلے مؤلف اپنے مقالہ کے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کرکے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب رہنمائی کرسکے۔ (ج) مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں۔ جن میں کتاب کا سن طباعت اور مصنف کا نام ضروری طور پر شامل کیا جائے۔ (د) انگریزی خوان طبقہ توجہ کرے۔ جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر انگریزی میں مقالہ مرتب کریں جو دونوں کے نام پر شمار اور شائع ہوسکے گا۔

۵۔ پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی۔

۶۔ انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر محترم فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہوسکے گی۔

(۶۔ الف) مستحق انعام قرار دیئے جانے والے مقالوں کے مؤلفین کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے مقالوں کی اشاعت سے پہلے منصفین کی ہدایات کی روشنی میں اپنے مسودوں کی تصحیح کرلیں۔

(۶۔ ب) نیز مسودہ کی ایک تصحیح شدہ نقل ریکارڈ کے لئے دفتر میں داخل کریں۔

۷۔ ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

۸۔ انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا۔ لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ۳/۴ حصہ کو بطور اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا۔ اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مطبوعہ مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیر غور ہو اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کرسکتا ہے۔ یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

(ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کرسکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

۹۔ مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر محترم سے استصواب کرلے۔ انعام یافتہ مقالہ کی طباعت سے قبل اس مقالہ کے عنوان پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔

۱۰۔ اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا محترم صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

قاضی محمد اسلم صاحب مرحوم عالم بھی تھے اور عالم گر بھی تھے

قاضی صاحب کی وفات پر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کی قرارداد تعزیت

مورخہ ۷ جنوری کو احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کے سالانہ اجلاس میں حضرت قاضی محمد اسلم صاحب کی وفات پر حسب ذیل قرارداد تعزیت منظور کی گئی:۔

ہم جملہ ممبران احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور حضرت پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کی وفات حسرت آیات پر اپنے بگڑے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم قاضی محمد اسلم صاحب کی شخصیت ایک ہفت پہلو شخصیت تھی۔ آپ نہ صرف حقیقی معنوں میں عالم تھے بلکہ عالم باعمل اور عالم گر بھی تھے۔ آپ کی طبیعت نہایت ہی اچھی اور نرم تھی اپنی اس مٹھاس اور نرم گفتاری سے آپ بہت سے بگڑے ہوؤں کی اصلاح کا موجب بنے۔ آپ کی تدریس اور تعلیم کا سلسلہ نصف صدی سے زائد عرصہ پر پھیلا ہوا ہے۔ آپ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استاد ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ آپ پنجاب یونیورسٹی لاہور اور کراچی یونیورسٹی کے نفسیات اور فلسفہ کے شعبہ جات کے موسس اعلیٰ کے فرائض انجام دیتے رہے اور گورنمنٹ کالج لاہور اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پرنسپل رہے۔ ان اداروں سے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی آپ کا علمی ذوق و شوق جاری رہا۔ بلکہ اس میں پہلے سے بھی اضافہ ہوا۔ آپ کا بیشتر وقت مطالعہ کتب میں صرف ہوتا۔ آپ کے مضامین اور تحقیقی مقالے دنیا کے مشہور ترین رسائل و جرائد میں شائع ہوئے اور اہل علم احباب نے ان کی اس مساعی کو بے حد سراہا۔ نفسیاتی اور فلسفیانہ مسائل کے بارہ میں آپ کی رائے ایک سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ نے (حضرت اقدس۔ ناقل) اور آپ کے جانشینوں کی متعدد کتب کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا۔

حضرت قاضی صاحب مرحوم طلبا پر خاص طور پر شفقت فرمایا کرتے تھے۔ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کی طرف سے متعدد بار آپ کو تقریبات میں شرکت کی دعوت دی جاتی رہی، آپ نہایت بشاشت سے ان تقریبات میں شرکت کے لئے تشریف لاتے۔ اس کے علاوہ بہت سے احمدی طلباء آپ کے پاس جاتے تو آپ علالت طبع کے باوجود انہیں شرف ملاقات بخشتے اور اپنی گرانقدر نصائح اور ایمان افروز واقعات و تجربات سے نوازتے۔ احمدی طلباء ان کے اس شفقت بھرے سلوک کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ حضرت قاضی صاحب کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)

وقفِ عارضی

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہت سی نعمتوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں تمہاری زندگی کے لمحات بھی ہیں عمر بھی ہے۔ جب ہماری طرف سے اپنی عمر اور وقت کا کچھ قربان کرنے کے لیے تمہیں آواز دی جائے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس آزمائش میں بھی پورے اترو تا ہمارے فضلوں کے وارث ٹھہرو۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۶۶ء صـ۲)

احباب جماعت وقت کی قربانی اپنے رب کے حضور وقفِ عارضی کی صورت میں پیش فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری قبول فرمائیے

سالانہ چندہ صرف پندرہ روپے

منیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ

قائد صاحب و ناظم صاحب اطفال !

کیا آپ نے مجلس اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری مرکز کو ارسال کر دی ہے؟ (یاد رہے ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک گذشتہ ماہ کی رپورٹ کارگذاری مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے)

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین اور منتظمین اطفال متوجہ ہوں

قائدین اور منتظمین اطفال اپنی مجلس کے اطفال کا طبی معائنہ کروا کے اس کی رپورٹ مرکز میں ارسال کریں نیز ۱۲ر فروری بروز جمعہ اطفال کا سائیکل سفر کروایا جائے اور اوّل آنے والے کو انعام بھی دیا جائے۔ اور ۲ر اپریل بروز جمعہ اطفال کا سیر کا مقابلہ کروایا جائے اور سیر کے مشاہدات قلمبند کروا کر اوّل آنے والے کو انعام بھی دیا جائے اور رپورٹ مرکز میں ارسال کی جائے۔

(سیکرٹری صحت جسمانی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اگر آپ مثالی طفل بننا چاہتے ہیں تو

- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعا کے لیے لکھتے رہا کریں۔
- کوشش کیجئے کہ آپ اپنی کلاس میں اول آئیں اور حضور کی خواہش پوری کرنے کے لیے سخت محنت کریں۔
- اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں۔
- اجلاسات میں باقاعدگی سے شرکت کریں۔
- اپنا چندہ اپنے ہاتھ سے ادا کیجئے۔
- مجلس کے تمام پروگراموں میں ذوق و شوق سے حصہ لیجئے۔
- مرکز کی ہدایات پر عمل کیجئے۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

الحاج مکرم شبیر احمد صاحب بھٹی ولد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب بھٹی سکنہ چک ۱۶۶ مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر کے نکاح مکرمہ زاہدہ اختر صاحبہ بنت مکرم میاں محمد شفیع صاحب منہاس سکنہ چک ۱۶۶ مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر سے بعوض چودہ ہزار -/۱۴۰۰۰ روپے حق مہر کا بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ مقامی میں مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب شاد انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ نے اعلان فرمایا۔

احباب جماعت درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کے لئے یہ رشتہ مبارک اور شیریں ثمرات کا موجب بنائے۔ آمین۔

(خاکسار ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید چک ۱۶۶ مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر)

الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے دعا

خاکسار مینیجر الفضل کی حیثیت سے اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں۔ کراچی۔ حیدرآباد کنری۔ میرپور۔ نواب شاہ۔ سکھر۔ ملتان۔ ساہی وال وغیرہ شہروں کی جماعتوں میں جا رہا ہے۔ امراء صاحبان مربی صاحبان اور دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خاکسار کے ساتھ ہر ممکن تعاون فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ اخبار الفضل دراصل ایک ایسی روحانی نہر ہے جو احمدیت کی کھیتی کو سیراب کرنے والی ہے اس کا ہر احمدی گھرانہ میں جانا تربیت اولاد کے لئے اشد ضروری ہے۔ خاکسار

(عباد اللہ گیانی مینیجر۔ روزنامہ الفضل ربوہ)

زعماء کرام انصار اللہ

انصار اللہ کا مالی سال یکم جنوری سے شروع ہو چکا ہے ایسی مجالس جن کے ذمہ سال گذشتہ کا بقایا واجب الادا ہے، بقایا کی جلد ادائیگی فرما دیں تاکہ آپ کو سال رواں میں مشکل درپیش نہ ہو۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ہجکہ ضلع سرگودھا میں تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ ہجکہ ضلع سرگودھا کے زیر انتظام مورخہ ۳۰ر جنوری ۱۹۸۲ء بعد از نماز ظہر مسجد احمدیہ مقامی میں خاکسار کی صدارت میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولوی محمد افضل صاحب ظفر مربی سلسلہ نے "جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا" پر عزیزم ملک نصر اللہ صاحب نے "سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم" پر اور مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی انسپکٹر تحریک جدید نے جماعت احمدیہ اور عصر حاضر کے تقاضے" کے موضوع پر مفصل اور مدلل تقاریر کیں جلسہ میں احمدی احباب و خواتین کے علاوہ بعض غیر از جماعت اصحاب نے بھی شرکت کی۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ عزیزم ملک ناصر محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی اور دیگر خدام نے جلسہ کے انتظامات میں پورا تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(ولی محمد صدر جماعت احمدیہ ہجکہ ضلع سرگودھا)

درخواست دعا

خاکسار کے پھوپھی زاد بھائی مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب اسسٹنٹ انجینئر جام شورو سندھ بمورخہ ۹ر فروری ۱۹۸۲ء بسلسلہ ملازمت بیرون ملک تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں موصوف کی بخیر و عافیت روانگی اور وطن واپسی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الحمید قائد مجلس خدام الاحمدیہ ٹنڈو غلام علی ضلع بدین)

- میرا بھانجا حمید احمد ایک کیس میں ناجائز طور پر ملوث کیا جا رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھے آمین۔

(ڈاکٹر عبد الرحمٰن دہلی بازار کوٹ عبد المالک شیخوپورہ روڈ لاہور)

- خاکسار گذشتہ چار سال سے وجع المفاصل کے مرض میں مبتلا ہے چلنے پھرنے میں سخت دشواری ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خاکسار کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(احمد علی اسلم فیکٹری ایریا ربوہ)

دعائے مغفرت

میری پیاری بہن قدسیہ یونس صاحبہ ایک طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۱۳ر جنوری ۸۲ء کو صبح ساڑھے چھ بجے میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

اسی دن میت گجرات لائی گئی اور اگلے روز مورخہ ۱۴/۱/۸۲ کو ربوہ میں عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہمیں یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے جو پانچ بچے چھوڑے ہیں (بڑی لڑکی کی عمر ۱۲ سال اور چھوٹے بیٹے کی ڈھائی سال ہے) ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔

(بشارت احمد اٹک شہر)

الفضل میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں۔ مینیجر۔

درخت لگانا قومی سرمایہ میں اضافہ کرنا ہے :- ۲۰ تا ۲۶ فروری ہفتہ شجرکاری منائیں : مہتمم وقار عمل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۹۰۱

میں قانتہ کوکب بنت میاں عبدالمالک صاحب قوم مغل چغتائی پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال ۴ ماہ پیدائشی احمدی ساکن ۹/۵ محمد نگر اقبال روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۶-۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے

۱- نقد ۲۰۰/- روپے
۲- بانڈز قیمتی یک صد روپے
۳- گھڑی کلائی مالیتی ۲۰۰/- روپے
۴- زیورات طلائی جوڑی بالیاں وزنی پانچ ماشہ انگوٹھی وزنی ۵ ماشہ مالیتی ۱۴۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از والد محترم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- شمیم اختر زوجہ بابو عبدالرحمٰن صاحب مکان نمبر ۱۰ گلی نمبر ۶ گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد:- بابو عبدالرحمٰن ولد ماسٹر کرم دین خاوند موصیہ وصیت ۶۴۱۵

گواہ شد:- نورالحق مظہر ولد محمد عبدالحق صاحب مجاہد وصیت نمبر ۳۲۸۱۷ گنج مغلپورہ لاہور

مسل نمبر ۲۴۹۰۳

میں ڈاکٹر سیٹھ بشیر الدین ولد سیٹھ معین الدین صاحب مرحوم پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی ۵ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۱-۸-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے دو ہزار ۲،۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- ڈاکٹر بشیر الدین ۲۶۰/۳ بہادر آباد گلی نمبر ۱۴ کراچی ۵

گواہ شد:- محمود احمد مبشر ولد صوفی محمد الدین وصیت نمبر ۱۵۶۷۰ سیکرٹری مال حلقہ محمد علی سوسائٹی۔

گواہ شد:- چوہدری فیاض احمد محمد علی سوسائٹی کراچی ۵۔

مسل نمبر ۲۴۹۰۴

میں زبیدہ محمود زوجہ محمود احمد صاحب کمال پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن بہادر آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۱-۱۰-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- حق مہر ۶ ہزار روپے بذمہ خاوند
۲- سونے کی چوڑیاں ۱۶ عدد وزنی ۱۶ تولہ زنجیریں طلائی ۲ عدد وزنی ۵ ۱/۲ تولہ۔ طلائی انگوٹھیاں ۳ عدد ۱ ۱/۲ تولہ۔ ہار طلائی ۲ عدد وزنی ۵ تولہ۔ کڑے طلائی ۲ عدد وزنی ۳ تولہ۔ طلائی ٹکے جوڑی وزنی تولہ جوڑی جھمکے طلائی وزنی تولہ۔ کل زیورات طلائی وزنی ۳۵ تولہ مالیتی ۵۶،۰۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ چار صد ۴۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- زبیدہ محمود ۱۹۷/۴ بہادر آباد گلی نمبر ۱۱ کراچی نمبر ۵۔

گواہ شد:- محمود احمد کمال وصیت ۲۱۸۵۳ خاوند موصیہ۔

گواہ شد:- محمود احمد مبشر وصیت ۱۵۶۷۰ سیکرٹری مال حلقہ محمد علی سوسائٹی۔

مسل نمبر ۲۴۹۰۵

میں اقبال خاتون زوجہ قریشی عبداللطیف صاحب قوم خانزادہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن ۴۲۵/۲ ڈرگ کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۱-۱۲-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- چوڑیاں ۴ عدد وزنی ۳ ۱/۲ تولہ مالیتی ۶ ہزار روپے۔
۲- انگوٹھیاں ۴ عدد وزنی ۱ ۱/۲ تولہ مالیتی ۱۵۰۰/- روپے۔
۳- زنجیر ایک عدد وزنی ۷ ماشہ مالیتی ۱۰۰۰/-
۴- ٹوپس وزنی ۲ ماشہ مالیتی ۳۰۰/- روپے
۵- حق مہر ۱۲۰۰/- روپے کل جائیداد دس ہزار روپے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- اقبال خاتون ڈرگ کالونی کراچی۔

گواہ شد:- حسن محمد لئیق سیکرٹری مال ڈرگ کالونی کراچی۔

گواہ شد:- نسیم اللہ خان ولد عبدالرحمٰن صاحب دہلوی ۱۵/۲ بی ہائیڈ جیکب لائن کراچی۔

ہمت و استقلال

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکی زندگی میں کس قدر مصائب اور مشکلات پیش آئے۔ اگر کوئی اور ہوتا تو قریب تھا کہ خودکشی کر لیتا۔ مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت و استقلال میں ذرا بھی فرق نہیں آیا یہ قوت اور ہمت معجزہ ہے۔ خدا پر بھروسہ یہ سب سے بڑھ کر یا قوتی ہے۔ اس سے سب خوف اور تکان دور ہو جاتے ہیں"

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- نائیجیریا

جن احباب نے اجلاسات کی صدارت کی، ان میں جسٹس بکری صاحب کے علاوہ مکرم عبدالعزیز ابیولا صاحب، اوگن سٹیٹ اسمبلی میں اکثریتی پارٹی کے ڈپٹی سپیکر اور نہایت جوشیلے احمدی مکرم آنریبل ایم اولا براٹمو صاحب لیگوس سٹیٹ کے وزیر سماجی بہبود مکرم الحاج اے جی او اجیمو ٹوکن صاحب۔

جلسے کے دوسرے دن رات کو جماعتی سرگرمیوں کے بارے میں سلائیڈز بھی دکھائی گئیں۔ روزانہ کے پروگراموں کا آغاز نماز تہجد سے ہوتا رہا جس کے بعد درس قرآن کریم دیا جاتا رہا۔ جس کے بعد خدام وقار عمل کے ذریعے جلسہ گاہ اور ارد گرد کے علاقہ کی صفائی کرتے۔

اس سال جلسے کی خاص بات یہ بھی تھی کہ "ٹوگو" نامی ملک سے جہاں حال ہی میں جماعت احمدیہ کا مشن کھلا ہے، چند نمائندگان شریک ہوئے جن میں سے مکرم اگیویلی صاحب اور مصطفےٰ صاحب نے فرانسیسی زبان میں تقاریر کیں جن کا ساتھ ساتھ یوروبا زبان میں ترجمہ کیا جاتا رہا۔ مکرم امیر صاحب کے اختتامی خطاب کے بعد جلسہ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۱ء کو دن کے ایک بجے ختم ہو گیا۔

جلسہ سالانہ کی خبریں تین دن تک مسلسل ریڈیو، ٹیلیویژن اور اخبارات کے ذریعے نمایاں طور پر نشر ہوتی رہیں۔ ریڈیو نائیجیریا نے کئی کئی بار اپنی خبروں میں جلسہ کا ذکر کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کو حضرت اقدس کی دعاؤں کا وارث بنائے اور ہر سال پہلے سے بڑھ چڑھ کر کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

انتہائی مخلص خادم سلسلہ

سابق مبلغ بخارا محترم مولوی ظہور حسین صاحب انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ: ۶ تبلیغ / فروری۔ احباب جماعت کو نہایت افسوس سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے انتہائی مخلص خادم اور علاقہ بخارا کے سابق مبلغ محترم مولوی ظہور حسین صاحب آج صبح چار بجے یہاں انتقال کر گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپکی عمر تقریباً ۸۴ سال تھی۔

نماز جنازہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں بعد نماز عصر پڑھائی اور لواحقین سے اظہار تعزیت فرمایا۔ بعدازاں موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک تاریخی مبلغ تھے۔ آپ کو ۱۹۲۴ء میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے بخارا وغیرہ کے علاقے میں تبلیغ کیلئے بھیجا جہاں آپ کو قید کر لیا گیا۔ وہاں پر آپ تقریباً دو سال قید رہے اور قید خانوں کی سختیاں اٹھا کر بھی تبلیغ دین کا فریضہ ادا کیا اور کئی لوگوں کے قبول حق کا باعث بنے۔

آپ نے اس تبلیغ کی نہایت ایمان افروز روداد آپ بیتی کے نام سے لکھی جو شائع ہو چکی ہے۔ بعدازاں واپس آکر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت جاری رکھی۔ ارتداد کیخلاف جہاد میں خدمات انجام دیں۔ جامعہ احمدیہ کے پروفیسر رہے، پھر چیف انسپکٹر بیت المال رہے اور انچارج شعبہ رشتہ ناطہ کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ آپ نے بخارا کے علاقے میں جس جانفشانی سے تبلیغ دین کا فریضہ ادا کیا اس کا ذکر سیدنا حضرت مصلح موعود نے لاہور میں پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہونے کے جلسہ میں ۱۰ مارچ ۱۹۴۴ء کو فرمایا۔

"مولوی ظہور حسین صاحب..... جب انہوں نے مولوی فاضل پاس تو اس وقت لڑکے ہی تھے..... مَیں نے کہا جاؤ گے تو پاسپورٹ نہیں ملے گا۔ کہنے لگے بیشک نہ ملے مَیں بغیر پاسپورٹ کے ہی اس ملک میں تبلیغ کے لئے جاؤں گا۔ آخر وہ گئے اور دو سال جیل میں رہ کر انہوں نے بتایا کہ خدا نے کیسے کام کرنے والے مجھے دیئے ہیں۔ خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لمحہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مَیں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں۔ مَیں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کیلئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں۔ مَیں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے ہوئے تنوروں میں کود کر دکھا دیں۔ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی۔ اگر خودکشی اسلام میں ناجائز نہ ہوتی تو مَیں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمی کو مَیں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہو جانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتا"

(الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء صفحہ ۷ آخری کالم)

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ تینوں لڑکے امریکہ میں مقیم ہیں۔ بڑے لڑکے مکرم ملک سلیم احمد صاحب ناصر نیویارک میں اور مکرم نعیم احمد صاحب طاہر شکاگو میں ہیں۔ لڑکیوں میں سے بڑی مکرمہ طاہرہ سمیع صاحبہ مکرم سردار عبدالسمیع صاحب (لاہور) کی اہلیہ ہیں، مکرمہ طیبہ ظفر صاحبہ مکرم بشارت الرحمٰن ظفر صاحب (شکاگو امریکہ) کی اہلیہ اور مکرمہ قدسیہ شکور صاحبہ مکرم عبدالشکور صاحب (نیویارک سوئٹزرلینڈ) کی اہلیہ ہیں۔

مرحوم مولوی صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اولین باضابطہ مبلغین کلاس سے تین سالہ کورس پاس کرنے والے مبلغ تھے۔ آپ کے ساتھیوں میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس، مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی، مولانا محمد شہزادہ خان صاحب مرحوم وغیرہ بزرگان شامل تھے۔ ان سب اولین مبلغین سلسلہ نے حضرت حافظ روشن علی صاحب سے تعلیم حاصل کی تھی۔

مولوی صاحب مرحوم مجلس خدام الاحمدیہ کے دس بانی ارکان میں سے تھے۔ جنہوں نے یکم جنوری ۱۹۳۸ء کو حضرت مصلح موعود کی خصوصی اجازت سے مجلس خدام الاحمدیہ کی داغ بیل ڈالی۔ نیز آپ ۳۹ - ۱۹۳۸ کے عرصے میں مجلس کے نائب صدر رہے۔ آپ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے پہلے نائب صدر تھے۔ (تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ ۴۴۷ - ۴۵۲)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور آپ کے درجات بلند تر کرتا چلا جائے آمین

بے چارہ....؟

یعنی "لاعلاج" کسی مریض کو نہ سمجھیں۔ عام دوائیں اثر نہیں کرتیں؟ تو مرض یا امراض (جتنی بھی ہوں) کا نام بتا کر قریبی دوافروش سے متعلقہ کیور CURE یا کیورز CURES طلب کریں مثلاً

دمہ کیلئے ASTHMA CURE
بواسیر کیلئے PILES CURE
مرگی کیلئے EPILEPSY CURE

بفضلہ تعالیٰ یہ بلند طاقت کیورز پہلے دو سرکیپسول میں ہی اثر دکھاتی ہیں کیورز جاری علاج کے دوران بھی استعمال ہو سکتی ہیں اور اکیلی بھی شفا بخش ہیں۔ فی کیور 15 ڈاک خرچ 5 زائد۔ تفصیلات لٹریچر مفت

ضمانت معیار: کیو میڈیسن کمپنی (ربوہ) کا نام و نشان

نون ٹریڈرز
نون گلاس کمپنی
مین بازار سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
ہمارے ہاں پاکستان چپ بورڈ کا چپ بورڈ فارمیکا، ہارڈ بورڈ اور فوم مٹرس ہر قسم اور عمارتی شیشہ، شیٹ گلاس حسن ابدال کا بنا ہوا ارزاں نرخوں پر دستیاب ہے

پاکستان کے تمام بڑے شہروں اور بیرون ممالک کامیابی کے جھنڈے گاڑنے کے بعد آپ کے شہر میں
خوبصورت، کم خرچ، پائیدار
پیڈسٹل اور سیلنگ فین ہر سائز میں
بسکو فین
گارنٹی دو سال
قیمت دوسروں سے کم اور معیار میں اعلیٰ
• ہوم ڈلیوری سکیم • ڈسٹری بیوٹرز
اقبال ٹریڈرز رجسٹرڈ
راجپوت منزل متصل پوسٹ آفس گولبازار ربوہ
سٹاکسٹ مقرر کئے جا رہے ہیں

نظر اور آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے
مشہور کاجل
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ